REGD. No. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۔ ۴۹

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ

عَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ ۱۵ جمادی الاول ۱۳۸۰ھ

فی پرچہ ۱۲

جلد ۴۹/۱۴ ۶ نبوت ۱۳۳۹ ہش ۶ نومبر ۱۹۶۰ء نمبر ۲۵۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۵ نومبر بوقت ۱۰ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

مشرقی پاکستان کے سمندری طوفانوں میں ہلاک ہونیوالوں کی تعداد دس ہزار تک پہنچ چکی ہے

دونوں طوفان اتنے شدید تھے کہ مشرقی پاکستان کی تاریخ میں ان کی مثال نہیں ملتی

کراچی ۵ نومبر۔ باخبر حلقوں کی اطلاع کے مطابق صدر محمد ایوب خاں مشرق وسطیٰ کے دورے کے اختتام پر مشرقی پاکستان کے طوفان زدہ علاقوں کا دورہ کریں گے۔ اس اثناء میں صدر کو مشرقی پاکستان کی تازہ ترین صورت حال سے پوری طرح باخبر رکھا جا رہا ہے۔ انہیں باقاعدگی سے یہ اطلاع بھی دی جاتی ہے کہ امدادی کام کس طریقے پر کیا جا رہا ہے۔ ذمہ دار حلقوں کے بیان کے مطابق اکتوبر میں مشرقی پاکستان میں جو طوفان آئے ہیں۔ ان کی وجہ سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد دس ہزار تک پہنچ گئی ہے۔ یہ حلقے کہہ رہے ہیں کہ دس اکتوبر کے طوفان میں چھ ہزار اور ۳۱ اکتوبر کے طوفان میں ۴ ہزار اشخاص ہلاک ہوئے ہیں۔ یہ طوفان اتنے شدید تھے کہ مشرقی پاکستان میں بے مثال متصور ہیں۔ ابھی تک سرکاری طور پر اعداد و شمار جمع کئے جا رہے ہیں۔ سرکاری فہرست تیار ہونے کے بعد نقصان کا صحیح اندازہ ہو سکے گا۔ قائمقام صدر لیفٹیننٹ جنرل بر کی ٹیلیفون کے ذریعہ گورنر مشرقی پاکستان سے متاثرہ علاقے کی صورت حال سے پوری طرح باخبر رہتے ہیں۔

ممالک اسلامیہ کو اپنی ایک عظیم برادری قائم کرنی چاہیئے

ترقی کیلئے مادیت اور روحانیت میں توازن ضروری ہے۔

(صدر ایوب کا بیان)

مکہ معظمہ ۵ نومبر۔ صدر محمد ایوب خان نے کہا ہے سارے ممالک اسلامیہ کا یہ مشترکہ نصب العین ہونا چاہیئے کہ سب سے پہلے اپنی سرحدوں کے اندر امن قائم کیا جائے اور اس کے بعد عظیم اسلامی برادری قائم کی جائے۔ جو ہر طرح کی رقابتوں سے پاک ہو۔ آپ نے کہا اس وقت ہر جگہ مسلمانوں نے آزادی حاصل کر لی ہے یا وہ آزادی حاصل کرنے والے ہیں۔ اس وقت یہ مقصد ان کا مشترکہ نصب العین بن سکتا ہے کہ وہ سب سے پہلے اپنے گھروں کی اندرونی اصلاح کریں۔ اس کے بعد ایسی عظیم برادری کے قیام کے لئے جدوجہد شروع کر دیں۔ جس میں سیاسی شبہات، اقتصادی خصومتوں اور باہمی تعصبات کا شائبہ تک نہ ہو۔ صدر پاکستان کل مکہ معظمہ کی ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ صدر پاکستان نے کہا۔ آج ساری دنیا سیاسی اور اقتصادی نظریات کی بناء پر گروپوں میں تقسیم ہو رہی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ یہ نظریات بڑی اہمیت کے حامل ہیں لیکن

(باقی صفحہ ۸ پر)

صدر ایوب نے خانہ کعبہ اور مسجد نبوی کی زیارت کی

مکہ معظمہ ۵ نومبر۔ کل صبح صدر ایوب نے شاہ سعود کی خاص اجازت کے ساتھ خانہ کعبہ کے اندرونی حصہ کی زیارت کی۔ بعد میں آپ نے عرفات جا کر عمرہ مکمل کیا۔ عرفات وہ مقدس مقام ہے جہاں سرور کائنات نے آخری خطبہ پڑھا تھا۔ پرسوں رات صدر نے خانہ کعبہ کا طواف کیا۔ اور وہاں کے بعد پاکستان کے استحکام اس کی سلامتی اور پاکستانی عوام کی مرفہ الحالی کے لئے خشوع و خضوع سے دعا کی۔ پرسوں دن کے وقت صدر نے مسجد نبوی (مدینہ منورہ) میں بھی ظہر و عصر کی نمازوں کے بعد پاکستان کی عظمت اور خوشحالی کے لئے دعا کی تھی۔ صدر پاکستان ہوائی اڈے سے موٹر کے ذریعہ بغرض زیارت مسجد نبوی پہونچے تھے انہوں نے شاہ سعود کی اجازت سے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مصلے پر نماز ادا کی تھی۔ شاہ سعود نے صدر پاکستان اور انکی پارٹی کے ارکان کو گنبد خضریٰ (حضرت رسول اکرم کے مقبرے) کے اندر جانے کی اجازت دیدی تھی۔ اس جگہ صدر پاکستان پر رقت طاری ہو گئی۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۵ نومبر۔ کل یہاں نماز جمعہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ آپ نے امانت و دیانت کا اعلیٰ معیار قائم کرنے کی اہمیت پر خطبہ دیا۔ اور اس بارہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے پُر معارف ملفوظات پڑھ کر سنائے۔

امریکہ کو روس کی دھمکی

ماسکو ۵ نومبر۔ روسی افواج کے اخبار ریڈ سٹار نے امریکہ کی بحری فوج پر الزام لگایا ہے کہ وہ سوویٹ روس کے ساحل کے قریبی علاقہ میں اشتعال انگیز کارروائیاں کر رہی ہے۔ ریڈ سٹار نے دھمکی دی ہے کہ امریکہ کے بحری دستوں کے خلاف تباہ کن جوابی کارروائی کی جائیگی۔

تعلیم اور کھیلوں کے میدان میں جامعہ نصرت ربوہ کی شاندار کامیابیاں

بی اے میں دو طالبات کا وظیفہ، اردو مضمون نویسی میں اول انعام والی بال میں چیمپئن شپ جیت لی

یہ امر باعث مسرت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جامعہ نصرت ربوہ کو امسال متعدد کامیابیاں عطا فرمائی ہیں۔ نہ صرف علمی لحاظ سے جامعہ کو متعدد امتیاز حاصل ہوئے ہیں بلکہ کھیلوں میں بھی اسے اللہ تعالیٰ نے نمایاں کامیابی سے نوازا ہے۔

(۱) جامعہ کی بی۔ اے کی دو طالبات امۃ الباری صاحبہ اور طاہرہ کلثوم صاحبہ اردو اور تاریخ کے مضامین میں علی الترتیب ۱۱۱ اور ۱۱۵ نمبر حاصل کرنے پر یونیورسٹی کی طرف سے وظیفے کی مستحق قرار دی گئیں۔

(۲) علاوہ ازیں جامعہ کی ایک طالبہ مبشرہ سلمیٰ بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن کے اردو مضمون نویسی کے مقابلہ میں اول انعام کی حقدار قرار پائی تھیں۔ چنانچہ انہیں اب ایک صد روپے کی کتب ثانوی بورڈ کی طرف سے بطور انعام دی گئی ہیں۔

(۳) مزید برآں امسال جامعہ کی والی بال ٹیم نے بورڈ کی چیمپئن شپ جیت لی ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ طالبات اور جامعہ کو یہ کامیابیاں مبارک کرے اور انہیں مزید شاندار کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۶ اکتوبر ۱۹۶۰ء

مادہ پرستی کے نتائج

عقل اور تجربہ سے انسان نے آج تک مادیات میں بہت کچھ ترقی کر لی ہے۔ سائنس جو عقل اور تجربہ کا نتیجہ ہے آج ایٹم کا سینہ پھاڑ کر اس سے بے پناہ طاقت حاصل کرنے کے کئی ایک ذرائع معلوم کر چکی ہے۔ چنانچہ اگرچہ کوششیں جاری ہیں کہ ایٹمی طاقت سے تعمیری کام بھی لئے جائیں تاہم ابھی تک صرف تخریبی کام میں کمال حاصل کیا گیا ہے۔ ایٹم بم تیار کئے گئے ہیں جن کے تجربات آئے دن امریکہ روس اور بعض دوسرے ممالک بھی کرتے رہتے ہیں ایسا عام طور پر جو ایٹمی بم تیار کئے جاتے ہیں۔ ان پر بہت محنت اور روپیہ صرف ہوتا ہے۔ مگر حال کی خبر ہے کہ ایک مغربی جرمنی کے سائنسدان نے ایک مشین ایجاد کی ہے جس کی مدد سے ایٹم بم بغیر زیادہ لاگت کے آسانی سے تیار کئے جا سکیں گے۔ اور آج تو صرف بڑی بڑی قومیں ہی بم تیار کر سکتی ہیں اس مشین کی مدد سے چھوٹی چھوٹی حکومتیں بھی ایٹم بموں کی مالک ہو جائیں گی۔ اس طرح بر نہایت مہلک، ہتھیار کا عام ہو جانا سخت خطرناک حالات پیدا کر دے گا۔ اور جو کنٹرول اب بڑی طاقتوں کی وجہ سے اس عفریتی قوت پر موجود ہے وہ بھی جاتا رہے گا۔ کیونکہ جب ہر بوجھ کے ہاتھ میں یہ عظیم قوت آ جائے گی تو اس کے غلط اور تباہ کن استعمال کے امکانات بھی وسیع تر ہو جائیں گے۔ اور ہو سکتا ہے کہ بعض چھوٹے چھوٹے ممالک ایسی بے پناہ قوت کے ہاتھ آ جانے سے اپنے باہمی تنازعات کے فیصلہ کے لئے اس قوت کو استعمال کرنے سے نہ رکیں۔ اس طرح ایٹمی قوت کا جو پہلے پچاس فی صد خطرہ تھا۔ اب کم از کم پچھتر فی صد ہو گیا ہے

یہ انسان کی عقل اور تجربہ کا ارتقاء ہے جو سائنس میں ترقی کرتے کرتے ایک خاص نقطہ پر پہنچ گیا ہے۔ . . . . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . عقل و تجربہ کا یہ کارنامہ واقعی نہایت قابل تعریف ہے۔ اگرچہ اس کا ابھی تک کمال یہی ہے کہ اس نے زندگی کے تباہ کرنے کے لئے موثر ترین ہتھیار ایجاد کر لئے ہیں۔ تاہم اگر عقل انسان کو وہ راست پر لے آئی تو توقع ہے کہ انسانی زندگی کے مادی پہلو میں بہت سی آسانیاں پیدا ہو جائیں گی

اس عقلی اور تجرباتی ترقی کا ایک بہت بڑا نقصان بھی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ انسان ایسی ترقیوں سے زندگی کے ارتقاء کی دوسرے لوازمات کو نظر انداز کر دیتا ہے۔ اور صرف زندگی کے مادی پہلو میں مگن ہو کر رہ جاتا ہے۔ جب اسکو زندگی میں مادی آسائشیں حاصل ہو جاتی ہیں تو وہ یہ امر بھول جاتا ہے کہ پوری زندگی . . . . . .

صرف مادی تمتع میں مرکوز نہیں ہے بلکہ پوری زندگی کے ارتقاء کے لئے جو حقیقی آسائش کی ضامن ہے۔ کچھ اور باتیں بھی ہیں جن کی ترقی مادیات میں انہماک کی وجہ سے رک گئی ہے۔

اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان خود پسند اور خود پرست بن جاتا ہے۔ اور مادی لذائذ میں اس قدر ڈوب جاتا ہے کہ فی الآخر اس کی مادی حیات بھی نقصان پذیر ہو جاتی ہے وہ طرح طرح کی بیماریوں ہی میں صرف مبتلا نہیں ہو جاتا۔ بلکہ اس کی تمام انفرادی اور اجتماعی زندگی میں فساد پیدا ہو جاتا ہے۔ اخلاق کے تمام حدود اس کی نظر میں ہیچ ہو جاتے ہیں اور اگر صرف حکومتی سطح پر قانون کی گرفت ہی اسکو ایک حد تک جرائم کے ارتکاب سے روکتی ہے۔ لیکن یہ روک بھی آہستہ آہستہ بے اثر ہو جاتی ہے اور جوں جوں وہ مادی قوت میں بڑھتا جاتا ہے۔ توں توں وہ بے باک ہوتا جاتا ہے۔ مادیاتی ذہنیت کا جو سب سے بڑا نقصان عالمی سطح پر اس وقت محسوس کیا جا سکتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ جب افراد کی ذہنیت اخلاقی پابندیوں سے آزاد ہو جاتی ہے۔ تو چونکہ حکومت بھی افراد ہی کے ہاتھ میں ہوتی ہے آہستہ آہستہ ملکی قانون بھی ڈھیلا پڑ جاتا ہے اور اس میں بھی ایسی ترامیم کر دی جاتی ہیں۔ جن سے جرائم کے پنپنے کے لئے وسیع میدان پیدا ہو جاتا ہے اس کی ایک موٹی مثال بیان کی جاتی ہے۔ اسلام میں بدکاری کی سزا مرد اور عورت کے لئے یکساں ہے۔ لیکن تہذیب یافتہ انگریزی قانون میں مرد کو قید کی سزا دی جاتی ہے اور عورت کے لئے کوئی سزا نہیں۔ پھر مرد کو بھی اسی وقت سزا دی جاتی ہے۔ جب عورت شادی شدہ ہو۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ جہاں

جہاں اس قانون کو اپنایا گیا ہے۔ وہاں وہاں بدکاری عام ہو گئی ہے۔ دوسرے لفظوں میں قانون میں یہ ڈھیل اس مادہ پرستانہ ذہنیت کا نتیجہ ہے جو سائنس اور سائنسی فلسفہ کی وجہ سے پہلے افراد میں پیدا ہوئی اور بعد میں انہی افراد نے ملکی قانون کو اپنی ذہنیت کے مطابق ڈھال لیا ہے ورنہ تورات میں مرد ہو یا عورت بدکاری کی سزا سنگسار ہی ہے۔ کبھی عیسائی دنیا کا یہ حال تھا کہ ایک زانیہ کے لئے معاشرہ بالکل تنگ ہو جاتا تھا۔ اگر غلطی سے بھی کوئی عورت اس گناہ کا ارتکاب کرتی یا اس سے جبر کیا جاتا تو اس کی حیثیت ایک دھتکارے ہوئے کتے سے بھی کم ہو جاتی تھی۔ مگر آج اسی عالم عیسائیت کا یہ حال ہے کہ بدکاری کو کوئی جرم ہی نہیں سمجھا جاتا۔ یہ محض اس کا نتیجہ ہے کہ لوگوں کی ذہنیت زیادہ تر مادی ہو گئی ہے وہ ایک انتہا سے گذر کر اب دوسری انتہا کو جا پہنچے ہیں۔ اور جہاں جہاں یہ مغربی مادی تہذیب پہنچتی ہے۔ وہاں وہاں اخلاقی چولیں اسی طرح ڈھیلی ہوتی چلی جاتی ہیں۔

یہ ایک مثال ہے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ مادی تہذیب نے تمام اخلاقی پابندیوں کے بندھن ڈھیلے کر دئے ہیں۔ اور اخلاقی اقدار بالکل بے وقعت ہو کر رہ گئی ہے ہر ایک بات کو مادی عقل کے ترازو میں تولا جاتا ہے اور اسکے مطابق قانون ملکی میں ترامیم کر لی جاتی ہیں۔ مادی عقل کے نزدیک جنسی فعل صرف جنسی فعل ہے خواہ نکاح کے اندر ہو یا باہر۔ وہ اس میں کوئی مادی فرق محسوس نہیں کرتی مگر وہ چونکہ مادہ کے سوا باقی تمام موثرات کو نظر انداز کر دیتی ہے۔ اسلئے وہ یہ نہیں دیکھتی کہ اگر اس کام میں تمام پابندیاں ہٹا دی جائیں تو روحانیت تو رہی الگ خود انسان کی مادی زندگی کو کیا ٹھیس لگتی ہے۔ اور اس عام آزادی کی وجہ سے انسان کن کن جسمانی امراض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

آج تمام یورپ اور امریکہ خاص کر فرانس شراب کی وجہ سے نالاں ہیں مگر وہ اس بات کو نہیں سمجھتے کہ یہ دراصل نتیجہ ہے یکطرفہ مادی ترقی کا۔ مادی نقطۂ نظر سے شراب خوری شاید اتنی مضر نظر نہیں آتی بلکہ شاید مفید نظر آتی ہو۔ اس طرح ملکی قانون میں اس کی اجازت محض مادی نقطۂ نگاہ سے دی گئی ہے۔ بظاہر مادی عقل اس میں کوئی نقصان نہیں دیکھتی مگر واقعی نتیجہ جو اس کا نکل رہا ہے وہ ہماری نظروں کے سامنے ہے کہ آج مادی عقل اس کے حملہ کو روک نہیں سکتی اور جتنی بھی قانونی روکیں ڈالی جاتی ہیں وہ اور بھی تیزی سے حملہ کرتی ہے۔ امریکہ کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ فرانس کا بھی یہی حال ہے کہ جتنی روکیں لگائی جاتی ہیں اتنی ہی شراب خوری بڑھتی جاتی ہے۔

یہ چند مثالیں ہیں۔ ان مثالوں سے ثابت ہوتا ہے کہ مادی عقل انسانی زندگی کے صحیح ارتقاء کے لئے کافی نہیں ہے۔ اس نے آج تک تنہا جو کچھ رہنمائی کی ہے۔ اس کا نتیجہ یہی نکلا ہے کہ انسان کی خود مادی حیات بھی خطرہ میں پڑ گئی ہے۔ اس نے ایٹمی بم تیار کئے ہیں۔ اس نے جرائم میں بے حد افزائش کر دی ہے۔ اس نے انسانی قویٰ کو خطرناک حد تک یکطرفہ نشوونما دیکر عفریتی کردار کے قریب کر دیا ہے اور سب سے بڑا نقصان جو اس نے کیا ہے وہ یہ ہے کہ اس نے انسان میں فرعونیت پیدا کر دی ہے نہ صرف یہ بلکہ فرعونیت کو عام کر دیا ہے۔ ہر انسان جس کے ہاتھ میں کچھ مادی قوت آ جاتی ہے۔ وہ فرعون بن جاتا ہے۔ اگر گذشتہ صدیوں کی اخلاقی تربیت آڑے نہ آتی تو تہذیب کا سرپٹ گھوڑا یقیناً آج تک تباہی کے گڑھے میں ہوتا۔

بے شک آج مادی عقل کے یہ کارنامے بہت نمایاں حیثیت اختیار کر گئے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں ایسے دور اکثر آئے ہیں۔ خواہ ان کا دائرہ وسیع ہو یا تنگ۔ ایسے دور ہر قدیم قوم اور شاید ہر قدیم آباد ملک میں آتے رہے ہیں۔ جب انسان اپنی مادی عقل کی ترقیوں پر نازاں ہو کر خود اپنی زندگی کے لئے خطرہ بن جاتا ہے۔ جب جرائم اتنے بڑھ جاتے ہیں کہ انسانیت کے لئے فضا تنگ ہو جاتی رہی ہے۔ ایسی فضا ہی ہے جس کو قرآن مجید میں ظهر الفساد فی البر والبحر کہا گیا ہے۔

اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ایسے ہی وقتوں میں ایک غیبی ہاتھ بڑھ کر انسانیت کو بچا لیتا ہے۔ اس ہاتھ کو وہ لوگ جو اپنی مادی عقل کی بھول بھلیوں میں ہراساں ہوتے ہیں نہیں دیکھتے مگر وہ ہاتھ ہی خود ان کے اندر سے ایک انسان کو کھڑا کرتا ہے تاکہ اپنی قدرت نمائی دکھائے۔ اس قوم میں سے ایسی سعید روحیں انتخاب کرتا ہے۔ جو اس انسان کے ساتھ ملکر انسانیت کو سہارا دیتی ہیں۔ اس طرح انسان اس دوزخ کے گڑھے میں گرنے سے بچ جاتا ہے۔ جو خود اس نے اپنی عقل کے غلط استعمال سے کھودا ہوتا ہے

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۸ ستمبر سنہ ۱۹۴۶ء بعد نماز ظہر و عصر

بمقام ۸ یارک روڈ نئی دہلی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں زود نویس اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے:

روح کیا ہے؟

ایک دوست نے چند سوالات لکھ کر پیش کئے۔ ان میں سے ایک سوال یہ تھا کہ روح کیا ہے اور موت کے بعد روح سے کیا معاملہ کیا جائے گا۔

حضور نے فرمایا:۔

اس کے متعلق میری کتاب احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں پوری بحث موجود ہے ہمارا عقیدہ روح کے بارے میں یہ ہے کہ روح ایک خلاصہ ہے جو انسانی جسم سے پیدا ہوتا ہے۔ اور پھر اس کا متوازی وجود بن جاتا ہے۔ جس وقت بچہ ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے۔ اس وقت وہ پیدا ہوتی ہے۔ اور پیدا ہونے کے بعد ضائع نہیں ہوتی۔ جب بچہ رحم مادر میں ہوتا ہے۔ تو وہ کچھ ایسی کیفیات میں سے گزرتا ہے۔ کہ اس میں سے ایک لطیف جوہر نکل آتا ہے۔ جب یہ جوہر جسم کے ساتھ اپنا تعلق کامل کر لیتا ہے۔ تو اس وقت

انسانی قلب

حرکت کرنے لگتا ہے۔ اور انسان زندہ ہو جاتا ہے۔ درحقیقت روح بغیر جسم کے نہیں رہ سکتی۔ جب وہ ایک جسم سے جدا ہوتی ہے۔ تو وہ نئی قسم کا جسم پالیتی ہے۔ جب ہم خواب میں ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتے ہیں۔ یا کوئی اور نظارہ دیکھتے ہیں۔ تو روح کے ساتھ ایک جسم بھی ہوتا ہے۔ حالانکہ ہمارا مادی جسم روح کے ساتھ نہیں تھا۔ اس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ روح جب ایک جسم سے نکلتی ہے۔ تو دوسرے جسم کو پالیتی ہے۔ اور

روح کے سامنے ایک غیر منقطع زمانہ ہے

جس حالت کو ہم موت کہتے ہیں۔ وہ روح کے جسم سے الگ ہو جانے کا نام ہے۔ جس کا لازمی نتیجہ دل کی دھڑکن کا بند ہونا اور جسم انسانی کا بے کار ہو جانا ہے۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ مرنے کے بعد بھی ترقی جاری رہتی ہے۔ اور انسانی روح مختلف حالات میں سے گزرتے گزرتے ایک ایسا تغیر پیدا کر لیتی ہے کہ اس کے اندر ایک اور روح جو اس دنیا کی زندگی کی روح سے بہت اعلیٰ اور ارفع اور زیادہ قوتیں اور تیز حس رکھتی ہے پیدا ہو جاتی ہے اور پہلی روح اس کے لئے بمنزلہ جسم کے ہو جاتی ہے۔ جس کے ذریعہ سے انسان ان امور کو جن کو انسان روحانی آنکھوں سے دیکھ سکتا تھا۔ اس وقت جسمانی آنکھوں سے دیکھ سکتا ہے۔ اس کے بعد اس کے لئے یوم حشر آجاتا ہے۔ اس وقت برائیوں میں پڑے رہنے والے سزا بھگتتے ہیں اور

نیکیاں کرنے والے

انعامات پاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے سزا کے لئے کوئی خاص چیزیں نہیں ہیں۔ بلکہ انسان اپنی طاقتوں اور قوتوں کو جیسے بنائے گا۔ ان کے مطابق ہی فائدہ یا نقصان اٹھائے گا۔ سورج کی روشنی کیسی اچھی چیز ہے۔ لیکن جس شخص کی آنکھیں دکھتی ہوں۔ وہ سب دروازے بند کر کے بیٹھتا ہے۔ اور اگر کوئی دروازے کھول دے تو شور مچاتا ہے کہ میں مر گیا۔ میری آنکھیں روشنی کو دیکھ نہیں سکتیں۔ یا اگر کسی شخص کا معدہ خراب ہو۔ تو وہ اچھے سے اچھا کھانا بھی نہیں کھا سکتا۔ پس اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی خاص چیزیں سزا کے لئے نہیں بنائی گئیں۔ بلکہ انسان اپنے عمل سے ہی تکلیف یا

راحت کے سامان

پیدا کر لیتا ہے۔ ورنہ خدا تعالیٰ نے کوئی چیز بھی بری نہیں بنائی۔ مثلاً سنکھیا یا زہر کتنا خطرناک نظر آتا ہے۔ لیکن ڈاکٹر اسے بہت سی بیماریوں میں استعمال کرتے ہیں۔ اسی طرح سلفر جسے گندھک کہتے ہیں کتنی خطرناک چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دوزخ میں گندھک ہوگی۔ لیکن گندھک سے کتنی امراض دور ہوتی ہیں۔ خنازیر اور آتشک کا اس سے علاج ہوتا ہے۔ غرض

اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز بری نہیں بنائی

لیکن انسان ان کا غلط استعمال کر کے اپنے لئے برے نتائج پیدا کر لیتا ہے۔ اگر کسی کے گھر میں مہمان آئے اور میزبان نہایت عمدہ کھانا پکا کر اس کے سامنے رکھے لیکن وہ اس قدر کھائے۔ جس سے اسے پیٹ درد شروع ہو جائے یا ہیضہ ہو جائے۔ تو یہ اس کا قصور ہوگا۔ میزبان کا کوئی قصور نہیں ہوگا۔ اسی طرح اگلے جہان کی بھی تمام چیزیں اچھی ہوں گی۔ لیکن انسان کی اندرونی بیماریاں ان اچھی چیزوں سے بھی تکلیف محسوس کریں گی۔ جیسے کہ ابھی میں نے سورج کی روشنی کی مثال دی ہے۔ کہ بظاہر روشنی اچھی چیز ہے۔ لیکن جس کی آنکھیں دکھتی ہوں اس کے لئے عذاب ہے۔ اور روحانی طاقتوں کو صحیح حالت پر لانے کے لئے جس مقام میں روح کو رکھا جائے گا۔ اس کا نام دوزخ ہے۔ اور ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ

دوزخ دائمی نہیں

کیونکہ انسان اپنی بداعمالی سے خود عذاب پیدا کرتا ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ تو رحم کرنے والا ہے۔ وہ سزا نہیں دینا چاہتا۔ مگر چونکہ انسان اپنی روحانی قوتوں کو خود خراب کر لیتا ہے۔ اور وہ ان انعامات کے محسوس کرنے کے قابل نہیں ہوتا جو اگلے جہان میں ملیں گے۔ اس لئے وہ عذاب چکھے گا اور اس عذاب کے ساتھ ہی اس کی اصلاح ہو جائے گی۔ اور وہ اس قابل ہو جائے گا کہ جنت کی نعماء سے فائدہ اٹھا سکے جیسے کہ انسان بیماری کی حالت میں ہسپتال میں رہتا ہے۔ اور اچھا ہونے کے بعد ہسپتال سے نکل آتا ہے۔ اسی طرح جب دوزخ میں رہنے کی وجہ سے انسان کے دل کی صفائی ہو جائے گی تو وہ جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ اور جو چیزیں اس کو پہلے بری لگتی تھیں۔ وہ اچھی معلوم ہونے لگیں گی۔ جنت آرام اور

خدا تعالیٰ کے قرب کی حالت

کا نام ہے۔ اور قرب کی حالت دائمی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی شان کے خلاف ہے کہ اپنے پاس پہنچے ہوئے انسان کو دھتکار دے۔

اسلامی تہوار کیوں چاند سے تعلق رکھتے ہیں

ایک دوست نے سوال کیا کہ اسلامی تہوار چاند سے کیوں تعلق رکھتے ہیں۔

حضور نے فرمایا۔ چاند کے ساتھ تعلق کی وجہ سے عبادتیں چکر کھاتی رہتی ہیں۔ تاکہ کوئی وقت ایسا نہ رہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ کی عبادت نہ ہوئی ہو۔ مثلاً روزہ ہے۔ یہ چاند کے ساتھ تعلق ہونے کی وجہ سے جنوری میں بھی آئے گا۔ فروری میں بھی آئے گا۔ اور جون جولائی میں بھی آئے گا۔ غرضیکہ ہر مہینہ اور ہر ہفتہ اور ہر دن میں روزے آئیں گے اور کوئی مہینہ اور کوئی ہفتہ اور کوئی دن ایسا نہ ہوگا۔ جس میں روزے نہ آئے ہوں۔ یہی صورت حج کی ہے۔ کوئی مہینہ ایسا نہ ہوگا جس میں حج نہیں ہوگا۔ کوئی ہفتہ ایسا نہیں ہوگا جس میں حج نہیں ہوگا۔ اور کوئی دن ایسا نہیں ہوگا جس میں حج نہیں ہوگا۔ پس اسلامی عبادات کا چاند کے ساتھ تعلق اس لئے ہے۔ کہ

اللہ تعالیٰ کی عبادت

سارے سال میں چکر کھاتی رہے۔ اگر سورج کے حساب سے یہ چیز ہوتی۔ تو وہ ایک ہی وقت کے ساتھ مخصوص ہو جاتی۔ اور اس طرح چکر نہ کاٹ سکتی۔

غیر مسلم کی طرف سے ایک سوال

ایک ہندو دوست نے سوال کیا کہ کیا وجہ ہے کہ مسلمان محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تصویر نہیں بنوانے دیتے۔ اور اسے برا سمجھتے ہیں۔

حضور نے فرمایا:۔

جو شخص آپ کی کوئی تصویر بناتا ہے۔ وہ یقیناً جھوٹی تصویر بناتا ہے۔ اس لئے مسلمان یہ پسند نہیں کرتے کہ جھوٹی تصویر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کی جائے۔ پھر چونکہ آپ کا کوئی اصل فوٹو تو ہے نہیں ہر آدمی جس رنگ میں چاہے گا۔ ایک نئی قسم کی تصویر بنالے گا۔ میں تو حیران ہوں کہ ہندو کس طرح حضرت رام چندرؑ اور حضرت کرشنؑ کی تصویروں کی اجازت دے دیتے ہیں۔ مثلاً سینما میں جب ایکٹر یہ کہتے ہیں کہ میں کرشن ہوں یا میں رام چندر ہوں۔ تو جس قسم کے

خیالات اور جذبات

کا وہ اظہار کرے گا۔ لوگ یہی خیال کریں گے کہ حضرت رامچندرؑ اور حضرت کرشنؑ بھی اسی قسم کے خیالات اور جذبات کے مالک تھے۔ مگر کیا یہ لوگ ان کے قائمقام ہو کر ان کے خیالات وجذبات کو ظاہر کر سکتے ہیں۔

وہ شخص جو پانچ چھ سو روپے کی خاطر ہر روز نئی نئی شکلیں بناتا ہے۔ کیا اس کی باتوں سے حضرت رامچندرؑ اور حضرت کرشنؑ کے جذبات اور خیالات ظاہر ہو سکتے ہیں کیا اس کے کلام میں وہ روحانیت پیدا ہو سکتی ہے جو ان کے کلام میں تھی۔ ہر شخص یہی جواب دے گا کہ نہیں پیدا ہو سکتی تو پھر ایسے مسخرے کیا فائدہ۔ کیا بھگت اور نیک لوگوں کے کارناموں کو دوہرانے کے لئے ایسے لوگوں کی ہی ضرورت ہے۔ غرض رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دنیا میں کوئی فوٹو موجود نہیں اور نہ ہی ہو سکتا ہے۔ کیونکہ کیمرہ تو ایک سو سال سے ایجاد ہوا ہے۔ ایسی صورت میں جعلی اور جھوٹا فوٹو کس طرح جائز قرار دیا جا سکتا ہے

خدا تعالےٰ کو دیکھنے سے کیا مراد ہے

ایک دوست نے سوال کیا کہ خدا تعالےٰ کو دیکھنے سے کیا مراد ہے۔

حضور نے فرمایا۔ اس دنیا کی جو چیزیں مادی وجود رکھتی ہیں ان کو تو ہم آنکھوں سے دیکھ لیتے ہیں۔ لیکن خدا تعالےٰ غیر مادی ہے اور غیر مادی شکل ان آنکھوں سے نہیں دیکھی جا سکتی۔ مثلاً گلاب کی پتی اپنے اندر نرمی رکھتی ہے۔ لیکن کیا تم اس نرمی کو دکھا سکتے ہو۔ یا گلاب کی پتیوں میں جو خوشبو ہے اُسے ان آنکھوں سے دیکھ سکتے ہو۔ حالانکہ تمام دنیا یہ مانتی ہے کہ گلاب میں خوشبو ہے۔ لیکن اس کو آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتے بلکہ خوشبو کا پتہ لگانے کے لئے ہمیں ناک سے کام لینا پڑتا ہے، اسی طرح گلاب کی پتی کی نرمی اور ملائمت ہماری آنکھ اور ناک نہیں بتا سکتے بلکہ قوت لامسہ اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ گلاب کی پتی میں نرمی ہے۔ پس ہر چیز کی

حقیقت معلوم کرنے کے مختلف ذرائع

ہوتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں اپنی ذات کے متعلق فرماتا ہے لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ یعنی اللہ تعالےٰ کو یہ تمہاری ظاہری نگاہیں نہیں دیکھ سکتیں ہاں وہ آنکھوں کو دکھا دیتا ہے۔ آنکھوں سے دیکھنے سے اصل غرض کسی چیز کا یقین پیدا کرنا ہوتی ہے جیسا کہ ابھی میں نے پھولوں کی خوشبو کی مثال دی ہے کہ آنکھ اس کا انکار کرتی ہے۔ لیکن جب ناک نے اسے سونگھا تو اس نے اپنا وجود منوا لیا۔ پس جب کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ میں نے خدا کو دیکھا تو اس کا مطلب بھی یہی ہوتا ہے کہ اس نے اللہ تعالےٰ کے ایسے نشانات اور معجزات دیکھے ہیں کہ اُسے خدا کی ہستی کا پورا یقین ہو گیا ہے۔ یا جب ہم کہتے ہیں کہ خدا تعالےٰ ہمارے ساتھ کلام کرتا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ کی زبان ہے اور ہمارے جیسا اس کا منہ ہے بلکہ مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہمارے کانوں نے ایک آواز سنی ہے جو کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے باقی وہ ہماری طرح زبان اور منہ وغیرہ کی احتیاج سے بالا ہے۔ انبیاء کو جو کتابیں ملی ہیں وہ اللہ تعالےٰ کا کلام ہی ہیں۔ لیکن اگر کوئی شخص یہ کہے کہ خدا تعالےٰ کے لئے زبان اور منہ بھی ضروری ہے تو اس کا یہ خیال غلطی پر مبنی ہوگا

ہمارا اپنا تجربہ ہے

کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے کان ایک آواز سنتے ہیں اور وہ آواز دل کی گہرائیوں میں اترتی چلی جاتی ہے۔ اور وہ آواز اپنے ساتھ ایک عظمت اور شوکت رکھتی ہے اور جس خبر پر وہ آواز مشتمل ہوتی ہے وہ خبر اپنے وقت پر پوری ہو جاتی ہے۔ حالانکہ حالات اس کے بالکل مخالف ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے سخت طاعون کے ایام میں یہ الہام کیا کہ اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ کہ میں ان تمام لوگوں کی حفاظت کروں گا جو تیرے گھر میں ہیں۔ چنانچہ ہمارے گھر کے اردگرد چاروں طرف طاعون پھیلی اور کئی گھر ویران ہو گئے لیکن ہمارا گھر بالکل محفوظ رہا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد ایک دفعہ قادیان میں سخت طاعون پڑی اور ایک دن عصر کے وقت میں نے دیکھا کہ میری ران میں سخت درد ہو رہا ہے اور مجھے بخار بھی تھا۔ میں کمرہ کے اندر چلا گیا۔ اور اندر سے دروازہ بند کر کے چارپائی پر لیٹ گیا اور سوچنے لگا کہ اللہ تعالےٰ کا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدہ تھا کہ

اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ

اور خدا تعالےٰ کا یہ وعدہ آپ کی زندگی میں پورا بھی ہوا اب شاید خدا کے مسیح کے بعد یہ وعدہ نہ رہا ہو۔ کیونکہ وہ پاک وجود ہمارے درمیان نہیں اسی فکر میں جبکہ میری آنکھیں کھلی تھیں اور میں در و دیوار کو دیکھ رہا تھا اور کمرے کی چیزیں مجھے نظر آ رہی تھیں میں نے دیکھا کہ ایک سفید اور نہایت چمکتا ہوا نور ہے جو نیچے سے آتا ہے اور اوپر چلا جاتا ہے نہ اس کی ابتدا ہے اور نہ انتہا ہے اس نور میں سے ایک ہاتھ نکلا جس میں ایک سفید چینی کے پیالہ میں دودھ تھا۔ مجھے آواز آئی کہ یہ پی لو۔ میں نے وہ پیالہ لیا اور اس میں سے دودھ پی کر پیالہ واپس کیا۔ اس پر معاً میری زبان سے نکلا کہ میری امت بھی کبھی گمراہ نہ ہوگی۔ اس کے بعد مجھے آرام محسوس ہونے لگا اور تھرمامیٹر لگایا تو ٹمپریچر نارمل تھا۔ یہ واقعہ آج سے تیس بتیس سال پہلے کا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے اسے ہر رنگ میں پورا کرتا آ رہا ہے گذشتہ جنگ کے متعلق بھی

میرے بہت سے رؤیا و کشوف

ہیں جو حرف بحرف پورے ہوئے ہیں۔ میں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں ایک کرسی پر بیٹھا ہوں اور میرا منہ مشرق کی طرف ہے۔ میں حکومت برطانیہ کی خفیہ خط و کتابت دیکھ رہا ہوں ایک کے بعد دوسری چٹھی میرے سامنے آتی ہے یہ چٹھیاں انگریزی حکومت کی طرف سے فرانسیسی حکومت کے نام ہیں۔ آخر ایک چٹھی میرے سامنے آئی جس میں حکومت برطانیہ نے فرانسیسی حکومت کو لکھا تھا کہ ہمارا ملک سخت خطرہ میں پڑ گیا ہے۔ جرمن اس پر حملہ آور ہونے والا ہے اور قریب ہے کہ اسے مغلوب کر لے۔ اس لئے ہم آپ سے چاہتے ہیں کہ انگریزی حکومت اور فرانسیسی حکومت کا الحاق کر دیا جائے۔ قریب تھا کہ میری آنکھ کھل جاتی کہ یکدم آواز آئی کہ یہ چھ ماہ پہلے کی بات ہے۔ چنانچہ میں چھ ماہ کے بعد انگریزوں کی حالت اچھی ہو گئی لیکن جس وقت جرمنی نے فرانس کو شکست دی تھی اگر اس وقت وہ حملہ کر دیتا تو انگریز یقیناً ہار جاتے۔ لیکن انگریزوں کو چھ ماہ تیاری کے لئے مل گئے۔ انگلستان کے تمام لوگوں نے اس وقت محسوس کیا تھا کہ انہیں عدم تیاری کی حالت میں جنگ میں شامل ہونا پڑا ہے۔ پھر اس خواب سے یہ بھی ظاہر ہوتا تھا کہ فرانس کی حکومت اس رنگ میں شکست نہیں کھائے گی کہ برٹش گورنمنٹ کو آئندہ اس سے امداد کی کوئی توقع نہ رہے چنانچہ حکومت برطانیہ نے یہ درخواست فرانس سے الحاق کی کی تھی اس نے ثابت کر دیا کہ یہ خواب اللہ تعالےٰ کی طرف سے دکھائی گئی تھی۔ یہ چیزیں

اللہ تعالیٰ کی ہستی کا زندہ ثبوت ہیں

اور یہی اللہ تعالےٰ کی رویت ہے۔ اسی طرح میں نے ستمبر ۱۹۴۲ء میں ایک رؤیا دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ لیبیا کی طرف سے انگریزی علاقہ کی طرف اطالوی فوجیں بڑھ رہی ہیں۔ انگریزی فوجیں جن میں ہندوستانی فوجیں بھی ہیں ان کا زور شور سے مقابلہ کرتی ہیں مگر ان کے قدم کسی جگہ جمتے نہیں یہاں تک کہ انہوں نے پیچھے ہٹنا شروع کیا۔ اس وقت مجھے وہ میدان جس میں لڑائی ہو رہی ہے ایک ہال کی شکل میں دکھایا گیا جس کے ایک طرف دروازہ کی جگہ سیڑھیاں بنی ہوئی ہیں۔ گویا وہ ہال میں آنے اور نکلنے کا راستہ ہے۔ میں نے دیکھا کہ پہلے تو انگریزی فوجیں سیڑھیوں کے دوسرے سرے پر دشمن سے لڑ رہی ہیں مگر پھر دشمن کے دباؤ کو برداشت نہ کرتے ہوئے انہوں نے آہستہ آہستہ انہی سیڑھیوں پر سے اترنا شروع کر دیا اور دشمن کی فوجوں نے آگے بڑھنا شروع کر دیا۔ دشمن کی فوجوں کے داخل ہوتے وقت انگریزی فوجیں قدم قدم پر ان کا مقابلہ کرتی ہیں۔ مگر دشمن کا زور اتنا زیادہ ہے کہ وہ اس کا پورے طور پر مقابلہ نہیں کر سکتیں وہ لڑتی ہیں مگر پھر سیڑھیوں سے اترنے پر مجبور ہو جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ تمام سیڑھیاں ختم ہو گئیں اور انگریزی فوجیں ہال میں اتر آئیں۔ اور دشمن کی فوج بھی ان کے پیچھے ہال میں اترنے لگ گئی۔ جب وہ نیچے ہال میں پہنچیں۔ تو وہاں بھی انہوں نے دشمن کی فوج سے مقابلہ کیا۔ مگر میں نے دیکھا کہ وہاں بھی چند فٹ پیچھے ہٹ گئیں۔ جب میں نے دوبارہ میں انگریزی فوجوں کو پیچھے ہٹتے دیکھا تو میں نے کہا اب کیا ہوگا۔ اگر یہی حال رہا تو دشمن اس علاقہ پر قبضہ کر لے گا گویا میں ایک وسیع علاقہ کو اس وقت ہال اور سیڑھیوں کی صورت میں دیکھ رہا ہوں اور خواب کے نظارے عموماً ایسے ہی ہوتے ہیں

مجھے گھبراہٹ پیدا ہوئی

کہ اگر انگریزوں کی یہی حالت رہی۔ تو دشمن فتح حاصل کرے گا۔ اور ہندوستان بالکل ننگا ہو جائے گا۔ اس حالت میں میں گھبرا کر گھر کی طرف بھاگتا ہوں۔ میں اس وقت گو اپنے آپ کو مصر میں سمجھتا ہوں مگر اپنا گھر بھی بالکل قریب معلوم ہوتا ہے۔ میں تیزی سے گھر کی طرف گیا اور میاں بشیر احمد صاحب کو تلاش کیا۔ وہ مجھے ملے تو میں نے ان سے کہا ہم فوج میں تو داخل نہیں ہو سکتے کیونکہ

ہماری صحتیں ایسی نہیں

کہ فوج میں باقاعدہ بھرتی ہو سکیں۔ مگر ہم باہر سے مدد کر سکتے ہیں۔ آپ کے پاس بھی رائفل ہے اور میرے پاس بھی۔ چلو ہم اپنی رائفلیں لے لیں۔ اور اپنے طور پر ہی دشمن پر حملہ کر دیں۔ چنانچہ میں ان کو ساتھ لے کر وہاں گیا۔

خواب کے بھی

عجیب نظارے ہوتے ہیں۔ اس وقت

گو لڑائی ہال میں ہو رہی ہے۔ مگر ہم باہر کھڑے ہو کر اندر کا تمام نظارہ دیکھ رہے ہیں اور ہال کی دیواریں اس نظارہ میں روک نہیں بنتیں۔ وہاں ایک جھاڑی دیکھ کر میں لیٹ گیا، یا دوزانو ہو گیا۔ اور میں نے کچھ فائر کئے۔ یہ یاد نہیں کہ میاں بشیر احمد صاحب نے بھی کوئی فائر کیا ہے یا نہیں۔ بہرحال میں نے دیکھا کہ ان فائروں کے بعد انگریزی فوج اٹلی والوں کو دبانے لگی۔ اور اس نے پھر انہی سیڑھیوں پر چڑھنا شروع کر دیا جن پر سے وہ اتری تھی۔ دشمن کی فوج پیچھے ہٹتے ہوئے نہایت سختی سے مقابلہ کرتی ہے مگر پھر بھی انگریزی فوج اسے دباتے ہوئے سیڑھیوں تک لے گئی۔ اور پھر اسے ہٹاتے ہوئے دوسرے سرے تک چڑھ گئی۔

جب میں نے یہ نظارہ دیکھا

تو اس وقت مجھے آواز آئی کہ ایسا دو تین بار ہو چکا ہے۔ گویا دو تین دفعہ دشمن اسی طرح انگریزی فوج کو دبا کر لے آیا ہے اور پھر انگریزی فوج اسے دباتی ہوئی اپنے علاقہ سے باہر لے گئی ہے۔ چنانچہ لیبیا کی لڑائی میں تین دفعہ ایسا ہوا کہ تینوں دفعہ ایک فریق نے یہی سمجھا کہ اس نے دوسرے کو تباہ کر دیا ہے۔ پہلے ۱۹۴۰ء میں اطالوی فوجیں آگے بڑھیں اور انہوں نے انگریزی فوجوں کو پیچھے ہٹا دیا لیکن ۱۹۴۰ء کے آخر میں پھر انگریزی فوجیں آگے بڑھیں اور اطالوی فوجیں شکست کھا کر پیچھے ہٹ گئیں۔ ۱۹۴۱ء میں پھر دشمن آگے بڑھا اور انگریزی فوجوں کو دھکیلتا ہوا مصر کی سرحد پر لے آیا اور ۱۹۴۱ء کے آخر میں انگریز پھر آگے بڑھے اور دشمن کی فوجوں کو شکست دیتے ہوئے کئی سو میل تک لے گئے۔ جون ۱۹۴۲ء میں پھر دشمن کی فوجیں انگریزی فوجوں کو دھکیل کر مصر کی سرحد تک لے آئیں۔ اور ۱۹۴۲ء کے آخر میں پھر انگریزوں نے بڑھنا شروع کیا۔ تینوں دفعہ دشمن کو شکست بھی ایسی خطرناک ہوئی کہ یہ خیال نہیں کیا جا سکتا تھا کہ وہ دوبارہ حملہ کر کے کامیاب ہو جائے گا۔ مگر

اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی خبر

کے مطابق ہر دفعہ ایسا ہی ہوتا رہا۔ پس یہ سب نشانات اس بات کا ثبوت ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے بولتا ہے اور ان سے ہمکلام ہوتا ہے۔ اور اپنے بندوں کے یقین کو اس قدر مضبوط کر دیتا ہے کہ گویا وہ اسے دیکھ رہے ہیں۔

انصار اللہ کے چھٹے سالانہ اجتماع کی مختصر روئداد

اجتماع کا دوسرا دن ـــ ۲۹۔ اکتوبر ۱۹۶۰ء

(قسط نمبر ۳)

اجلاس ششم

۲۶ ؍ اکتوبر کا دوسرا اور مجموعی طور پر اجتماع کا چھٹا اجلاس مغرب وعشاء کی باجماعت نمازوں کے بعد پروگرام کے مطابق ساڑھے سات بجے شب محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی صدارت میں شروع ہوا تھا تلاوت اور نظم نیز مکرم مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودہا اور مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی تقاریر اور مکرم مولانا [illegible] عطاء صاحب کے درس قرآن مجید کے بعد (جس کا خلاصہ قبل ازیں شائع ہو چکا ہے) پونے نو بجے شب مجلس شوریٰ کا اجلاس شروع ہوا۔

مجلس شوریٰ کا اجلاس

مجلس شوریٰ کا یہ دوسرا اور آخری اجلاس تھا۔ پہلا اجلاس ۲۸ ؍ اکتوبر کو ۸ بجے شب منعقد ہوا تھا جس کی مختصر روئداد ۳۰ ؍ اکتوبر کے الفضل میں پہلے ہی شائع ہو چکی ہے دوسرے اجلاس کی کارروائی بھی حسب سابق اجتماعی دعا سے شروع ہوئی جو محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے کرائی۔

اس کے بعد سب سے پہلے مکرم محمد ابراہیم صاحب ناصر ایم۔ اے قائد مال مجلس مرکزیہ نے ۱۹۶۰ء سے متعلق شعبہ مال کی رپورٹ پیش کی بعد ازاں آپ نے مشخصہ بجٹ آمد و خرچ بابت ۱۹۶۱ء مجلس کے سامنے رکھا چنانچہ غور و فکر کے بعد شوریٰ نے متفقہ طور پر ۲۱ ہزار روپے آمد اور اسی قدر اخراجات کا مجوزہ بجٹ منظور کئے جانے کی سفارش کی بعد ازاں مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ قائد اصلاح وارشاد، مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب قائد خدمت خلق۔ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس قائد تعلیم اور مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب قائد تربیت نے علی الترتیب اپنے اپنے شعبوں کی سالانہ رپورٹیں پڑھ کر سنائیں اور ان سب شعبہ جات سے متعلق ایجنڈے میں درج شدہ تجاویز پیش کیں۔ چنانچہ حسب ذیل تجاویز اتفاق رائے سے منظور کی گئیں۔

قیادت اصلاح وارشاد:۔

۱۔ اہم مجالس انصار اللہ میں جہاں علم دوست اصحاب کافی تعداد میں ہوں۔ علمی حلقہ جات قائم کئے جائیں۔ جن کے اجلاس ہر تین ماہ میں کم از کم ایک بار ہوں اور جن میں اہم مذہبی، سماجی اور اقتصادی موضوعات پر تحقیقی مقالے پڑھے جائیں۔

۲۔ انصار زیادہ سے زیادہ تعداد میں سال میں کم از کم ایک ہفتہ تربیت واصلاح کیلئے وقف کریں اور ہر مجلس اپنے پروگرام کے مطابق ان سے کام لے۔

۳۔ ہر مجلس آئندہ سال کوشش کرے کہ اپنے حلقہ کے جملہ صحابہ حضرت مسیح موعود کے دو فوٹو حاصل کرے۔ جن میں سے ایک مرکز کو بھجوا دیا جائے اور دوسرا مقامی طور پر محفوظ رکھا جائے۔

قیادت خدمت خلق:۔

۴۔ آئندہ سال ایک ہزار انصار فرسٹ ایڈ اور پچاس انصار کمپاؤنڈری کا امتحان پاس کریں۔ تا خدمتِ خلق کا یہ پہلو (بیماروں کی خدمت) تشنہ نہ رہے۔

۵۔ ربوہ۔ کراچی۔ لاہور۔ سیالکوٹ۔ کوئٹہ اور راولپنڈی میں سال میں دو مرتبہ فرسٹ ایڈ ٹریننگ کلاس کھولی جائے۔ جن میں انصار کو فرسٹ ایڈ سکھا کر محکمانہ سندات دلائی جائیں۔ ان مقامات کے علاوہ کسی اور مقام پر بھی اگر ایسی تربیت کا انتظام ہو سکے تو اسکا اہتمام کیا جائے۔

قیادت تعلیم:۔

۶۔ جہاں حکومت کی طرف سے تعلیم بالغاں کے سلسلہ میں کوشش ہو رہی ہو۔ وہاں انصار حکومت سے اس کام میں ہر طرح تعاون کریں۔ اور جہاں ایسا انتظام ابھی تک نہ ہو۔ وہاں انصار اپنے طور پر تعلیم بالغاں کے مراکز کھولیں۔ اور حکومت کے متعلقہ محکموں کا تعاون حاصل کریں۔

مجالس کے وسیع پیمانوں پر دورے کرنے اور کام کو بسرعت سرانجام دینے کی غرض سے مجلس مرکزیہ کے لئے جیپ یا کار خریدنے کی تجویز جو مکرم عبد الحق صاحب [illegible] ناظم اعلیٰ مجلس انصار اللہ علاقائی سابق سندھ و بلوچستان نے پیش کی تھی۔ اگلے سال تک ملتوی کر دی گئی۔

اس طرح ایجنڈے میں درج شدہ جملہ تجاویز اور مجوزہ بجٹ بابت سال ۱۹۶۱ء کے متفقہ طور پر منظور ہونے کے بعد دس بجے شب مجلس شوریٰ کا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اور اجتماع کے دوسرے دن یعنی ۲۹ ؍ اکتوبر ۱۹۶۰ء کی کارروائی خیر و خوبی اور کامیابی کے ساتھ پایہ تکمیل کو پہنچی۔ چنانچہ جملہ انصار رات بسر کرنے کے لئے اپنی اپنی قیام گاہوں میں تشریف لے گئے۔

کھیلوں کے فائنل مقابلے اور انکے نتائج

مورخہ ۲۹ ؍ اکتوبر کو پروگرام کے مطابق عصر اور مغرب کے درمیان والی بال۔ رسہ کشی ۱۰۰ گز کی دوڑ۔ روک دوڑ۔ ڈیلے ریس اور مشاہدہ و معائنہ کے فائنل مقابلے ہوئے تھے چنانچہ ان کھیلوں اور ورزشی مقابلوں کے نتائج حسب ذیل رہے:۔

والی بال:۔

اول ـــ حلقہ جھنگ کی ٹیم

یہ ٹیم حسب ذیل انصار پر مشتمل تھی:۔

سید بشیر احمد شاہ صاحب۔ احمد حسین صاحب جنید ہاشمی صاحب۔ چوہدری فضل داد صاحب۔ بشیر احمد صاحب باجوہ۔ محفوظ الرحمٰن صاحب۔ فدا محمد خان صاحب۔ پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب۔ پروفیسر محمد شریف خالد صاحب۔

دوم ـــ حلقہ کراچی کی ٹیم

اس ٹیم میں حسب ذیل انصار شامل تھے:۔

سلطان محمود صاحب۔ مولوی عبد المالک خان صاحب۔ سید عبد الغفور صاحب۔ ملک فتح محمد صاحب۔ ملک عبد الرحمٰن صاحب۔ محمد شفیع خان صاحب نجیب آبادی۔ عبد الکریم صاحب۔ قریشی عبد الرحمٰن صاحب۔ محمد انور صاحب۔

رسہ کشی:۔

اول ـــ حلقہ کراچی کی ٹیم

یہ ٹیم حسب ذیل انصار پر مشتمل تھی:۔

سلطان محمود صاحب۔ فضل حق صاحب ملک عبد الرحمٰن صاحب۔ مولوی عبد المالک خان صاحب۔ چوہدری کرم دین صاحب۔ سید عبد الغفور صاحب۔ وزیر محمد صاحب۔ محمد انور صاحب ننھے خان صاحب۔

دوم ـــ حلقہ جھنگ کی ٹیم

اس ٹیم میں حسب ذیل انصار شامل تھے:۔

خلیل احمد صاحب۔ ملک فتح محمد صاحب۔ عبد الحق صاحب چغتائی۔ پروفیسر محمد شریف خالد صاحب سید بشیر شاہ صاحب۔ فدا محمد خان صاحب۔ بشیر احمد صاحب۔ محمد دین صاحب۔ محمد سلطان صاحب خادم۔

سو گز کی دوڑ:۔

اول ـــ چوہدری شبیر احمد صاحب

دوم ـــ ملک فتح محمد صاحب

روک دوڑ:۔

اول ـــ سلطان محمود صاحب کراچی

دوم ـــ ملک عبد الرحمٰن صاحب کراچی

(باقی صفحہ پر)

ضروری اطلاعات

۱۔ داخلہ صادق پبلک سکول بہاولپور میں لوئر مڈل کلاسز کے قابل لڑکوں کے لئے گورنمنٹ کے وظائف۔ مالیت پورا وظیفہ برائے بورڈر ۱۸۰۰ سالانہ نصف وظیفہ ۹۰۰/- سالانہ۔ ڈے پیوپل کے لئے پورا وظیفہ ۹۰۰/- سالانہ۔ نصف وظیفہ ۵۰/- تعداد دو وظائف۔ چار پورے اور چار نصف۔

شرائط: تعلیم ساتویں تک یا چوتھے سٹینڈرڈ تک ۲۰/۱۱/۶۰ کو۔ پورا وظیفہ جب کہ والدین کی آمدنی ۵۰۰/- ماہوار سے زائد نہ ہو۔ نصف جبکہ ۵۰۰ تا ۸۰۰ ماہوار ہو۔ عمر ۳۱/۱۲/۶۰ کو ۱۲ تا ۱۴

تحریری مقابلہ:۔ مضامین انگریزی و ریاضی۔ جائے امتحان صادق پبلک سکول بہاولپور۔ انٹرویو سلیکشن بورڈ انتخاب میں آنے والوں کا داخلہ فارم دوم میں۔

درخواست مجوزہ فارم میں ۲۰/۱۱/۶۰ تک بنام پرنسپل صادق پبلک سکول بہاولپور (پ۔ ٹ ۳۰/۱۰/۶۰)

۲۔ سٹیٹیسٹیکل اسسٹنٹ } گریڈ ۱۲۰-۲۵۰-۵۰۰۔ الاؤنس علاوہ انٹرویو ۸/۱۱/۶۰ دس بجے —— شرائط بی۔ ایس۔ سی ریاضی و سٹیٹسٹکس یا بی اے اکنامکس و ریاضی یا بی اے (اے بی۔ کورسس) درخواستیں ۷/۱۱/۶۰ تک بنام ڈپٹی ڈائریکٹر ایگریکلچر ۸۹ سی۔ ٹمپل روڈ۔ لاہور (پ۔ ٹ ۳۱/۱۰/۶۰)

۳۔ ڈائرکٹریٹ نیشنل ڈویلپمنٹ ملتان } سپروائزرز اڈلٹ ایجوکیشن۔ تنخواہ ۱۵۰-۱۰-۳۰۰

شرائط ٹرینڈ گریجوایٹ۔ عمر ۱۵/۱۱/۶۰ ۲۵ تک۔

درخواستیں ۱۵/۱۱/۶۰ تک بنام ڈائرکٹر نیشنل ڈویلپمنٹ آرگنائزیشن دو بیچ ریڈ ملتان ڈویژن ملتان (پ۔ ٹ ۲/۱۱/۶۰) (ناظر تعلیم)

صرف چند دن وقف کرنے کی دعوت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا فرمان ہے:۔

"پس میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اپنی چھٹیوں کو خدمت دین کے لئے وقف کریں۔ تاجر اصحاب اپنی تجارتوں سے وقت نکالیں ... زمیندار اپنی زمینداری سے فارغ وقت نکالیں ..... ملازم اصحاب اپنی ملازمتوں سے چھٹی لے کر اسے وقف کریں۔"

اس سلسلہ میں وکالت مال تحریک جدید مخلصین جماعت کو دعوت دیتی ہے کہ وہ اپنے حالات کے مطابق کچھ ایام وقف کریں ایام کی تعداد خواہ کتنی ہی ہو اور خواہ وہ مسلسل ہوں یا وقفہ وقفہ کے بعد ہر طرح کا وقف انشاء اللہ بخوشی قبول کیا جائے گا۔ ہماری اس دعوت (جو دراصل ہمارے محبوب امام کی دعوت ہے) پر لبیک کہنے والے دوست اپنے اسماء گرامی اور مکمل ایڈریس اور ایام وقف کردہ سے مطلع فرمائیں تو انشاء اللہ تعالےٰ انہیں طریق کار کی تفصیل سے آگاہ کر دیا جائے گا۔ اور ان کے لئے حضور ایدہ اللہ سے دعا کی درخواست کی جائے گی۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ضروری اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ موسم سرما میں فضل عمر ہسپتال کے آؤٹ ڈور کے کھلنے کے اوقات حسب ذیل ہوں گے۔ صبح آٹھ بجے سے دو بجے بعد دوپہر احباب سے درخواست ہے کہ وہ ان اوقات میں ہسپتال سے استفادہ حاصل فرماویں اور ان کی پابندی فرماویں۔ (ڈاکٹر مرزا منور احمد)

درخواست دعا

برادرم نصیر احمد صاحب نے ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں آنکھوں کا اپریشن کروایا ہے صحابہ کرام اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمود احمد دفتر وکالت تبشیر —— ربوہ)

مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم تعلیم وقف جدید کا دورہ مانسہرہ

مورخہ ۲۸/۱۰/۶۰ کو جمعہ کی نماز جماعت احمدیہ ایبٹ آباد کے ساتھ پڑھ کر شام کے چار بجے مکرم صاحبزادہ صاحب مانسہرہ میں وارد ہوئے۔ مکرم پیر سید زمان شاہ صاحب ایڈووکیٹ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مانسہرہ کے مکان پر احباب جماعت نے آپ کا استقبال کیا اور اہلاً و سہلاً و مرحبا کہا۔ ایبٹ آباد کی جماعت کے پریذیڈنٹ مکرم مرزا منظور احمد صاحب ایم اے بھی بمعہ چند افراد تشریف لائے تھے۔ جماعت احمدیہ مانسہرہ نے چائے اور پیسٹری سے معزز مہمانوں کی تواضع کی۔ بعدہٗ خاکسار نے جماعت کی طرف سے ایڈریس پیش کیا۔ مکرم صاحبزادہ صاحب نے جواب میں نہایت پُر اثر انداز میں خطاب فرمایا اور قیمتی نصائح سے مستفید فرمایا جس کا ہمارے دوستوں پر گہرا اثر ہوا۔ اس کے بعد اجتماعی دعا ہوئی۔ جس میں حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت یابی اور تمام خادمان سلسلہ اور افراد جماعت کے لئے دعائیں کی گئیں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ترقیات کے لئے بھی دردمندانہ دعا ہوئی رات کا کھانا مکرم سید زمان شاہ صاحب پریذیڈنٹ نے دیا۔ صبح کا ناشتہ مکرم مولوی محمد عرفان صاحب سکرٹری مال کے ہاں ہوا۔ وہاں مکرم محمد غفران خالد صاحب بی اے ایل ایل بی نے محبت بھرے جذبات کا اظہار فرمایا۔ اس کے بعد مکرم صاحبزادہ صاحب نے نہایت موزوں تقریر فرمائی۔ یہ مختصر تقریب دعا پر ختم ہوئی صبح ۸ بجے یہ قافلہ بالاکوٹ کے لئے روانہ ہوا اور مکرم پریذیڈنٹ صاحب کے مکان پر سب دوستوں نے دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا احباب جماعت میں سے مکرم سید محمد بشیر شاہ صاحب اور مکرم محمد غفران خالد صاحب بی اے ایل ایل بی ہمراہ ہوئے۔ راستہ میں موضع کھنگلہ میں مکرم سید محمد بشیر شاہ صاحب کے مکان پر تھوڑی دیر کے لئے قیام ہوا۔ وہاں بھی چائے اور پھل سے تواضع کی گئی اور دعا کر کے بالاکوٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ بالاکوٹ میں حضرت سید احمد صاحب بریلوی شہید کے مزار پر سب نے دعا کی اور بعض احمدی احباب سے ملاقات ہوئی۔ پھر ہم مظفر آباد کے لئے روانہ ہوتے مظفر آباد کے احمدی دوست بس سٹینڈ پر آئے ہوئے تھے۔ وہاں بھی ایک رات قیام ہوا۔ مکرم راجہ عطاء اللہ خاں صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مظفر آباد نے ایڈریس پیش کیا۔ اور مکرم صاحبزادہ صاحب نے نہایت پر اثر تقریر فرمائی۔ اللہ تعالےٰ آپ کو بیش از بیش خدمات سلسلہ کا موقعہ عطا فرمائے۔ اور آپ کے جوش و خلوص میں برکت دے۔

(جلال الدین احمد واقف زندگی مانسہرہ ضلع ہزارہ)

جماعت احمدیہ چک ۹ شمالی کا کامیاب تربیتی جلسہ

جماعت احمدیہ چک ۹ شمالی ضلع سرگودہا کے زیر انتظام مورخہ یکم نومبر بوقت ۷ بجے تا ۱۰½ بجے شب زیر صدارت محترم مرزا عبد الحق صاحب (ایڈووکیٹ) امیر جماعت احمدیہ ضلع سرگودہا مکرم چوہدری فتح محمد صاحب باجوہ کے مکان کے وسیع صحن میں جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک مکرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب آف سرگودہا نے کی اور مکرم بشارت احمد صاحب اور عزیز دوست محمد آف جھل بھٹیاں نے منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا اس کے بعد مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب فاضل دیالگڑھی مکرم چوہدری محمد یار صاحب عارف سابق مبلغ انگلستان محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری اور مکرم سید احمد علی شاہ صاحب فاضل سیالکوٹی نے تقاریر فرمائیں۔ جلسہ گاہ میں لاؤڈ سپیکر کا تسلی بخش انتظام تھا مقامی احمدی افراد کے علاوہ متعدد مقامات سے بہت سے احباب نے بھی جلسہ میں شرکت کی آخر وقت تک نہایت دلی شوق اور کامل انہماک کے ساتھ جلسہ کی کارروائی سنی گئی باہر سے آنے والے معزز مہمانوں کی رہائش و طعام کا مقامی جماعت کی طرف سے تسلی بخش انتظام تھا۔

—— دعا ہے کہ خدا تعالےٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے اور ان کے خوشکن نتائج پیدا کرے آمین۔

(خاکسار غلام رسول باجوہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۹ شمالی سرگودہا)

خدام الاحمدیہ کا مالی سالانہ جائزہ

خدام الاحمدیہ کا مالی سال ۳۱ر اکتوبر ۱۹۶۰ء کو اختتام پذیر ہو گیا ہے۔ اور اس سال کا مالی سالانہ جائزہ تیار کیا جانے والا ہے۔ اس لئے امید کی جاتی ہے کہ مجالس سال رواں کی جملہ مدات میں چندہ جات کی سو فیصدی ادائیگی کی کوشش کریں گی۔ مورخہ ۱۰ر نومبر ۱۹۶۰ء تک پہنچنے والی رقوم اس جائزہ میں شمار کی جا سکیں گی۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اردن پر حملہ خود عراق پر حملہ تصور کیا جائے گا

جنرل عبد الکریم قاسم وزیر اعظم عراق کا انتباہ

بغداد ۴ نومبر جنرل عبد الکریم قاسم وزیر اعظم عراق نے کہا ہے۔ اردن پر حملہ خود عراق پر حملہ تصور کیا جائے گا۔ عراق عربوں کے موجودہ جھگڑے میں کسی فریق کا ساتھی بننے کا ارادہ نہیں رکھتا۔ ہم یہ بھی واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ اگر اردن پر کسی طرف سے حملہ کیا گیا تو ہم خاموش تماشائی نہیں بنیں گے۔ ہم اردن پر ہونے والے حملے کو اپنے اوپر حملہ تصور کریں گے

اس اثناء میں ہاشم جواد وزیر خارجہ عراق جنرل اسمبلی میں عراقی وفد کی قیادت کرنے کے بعد بغداد واپس آ گئے ہیں۔ آپ نے ایک بیان میں اس مفہوم کی اطلاعات کو بے بنیاد قرار دیا کہ اردن کی طرف سے عراق کو تسلیم کئے جانے کا کام متحدہ عرب جمہوریہ کے خلاف نئے بلاک کے قیام کا پیش خیمہ ہے۔ آپ نے کہا ہمارا فرض ہے کہ عرب مفاد کو تقویت پہنچائیں۔ عربوں کی باہمی کشمکش سے عربوں کے دشمن اسرائیل کو فائدہ پہنچے گا۔ ہاشم جواد نے روس کے اقدام کو سراہا۔ جس نے اقوام متحدہ میں نوآبادیات کو آزادی دینے کی قرارداد پیش کی ہے۔ آپ نے کہا تخفیف اسلحہ کے بارے میں جو کوشش کی جائے گی عراق اس کی پوری حمایت کرے گا کیونکہ تخفیف اسلحہ پر سمجھوتہ ہو جانے کی وجہ سے [illegible] کی طرف زیادہ توجہ مبذول کر سکیں گے۔

طبیعیات اور کیمسٹری کے نوبل پرائز

سٹاک ہالم ۴ نومبر [illegible] یونیورسٹی کے پروفیسر گلیزر کو علم طبیعیات میں نمایاں کام کرنے کے صلہ میں سال رواں کا نوبل پرائز دیا گیا ہے۔ انہیں [illegible] کی دریافت پر دیا گیا ہے۔ پروفیسر گلیزر ۱۰ دسمبر کو سویڈن کے شاہ گستاف سے یہ انعام حاصل کرنے کے لئے سٹاک ہالم آئیں گے۔

پروفیسر ڈونلڈ اے گلیزر ۱۹۲۶ء میں کلیولینڈ اوہائیو میں پیدا ہوئے "[illegible]" کی تحقیقات میں انہوں نے اپنے کام کا آغاز آج سے دس برس قبل کیا تھا۔ اور اس سلسلہ میں ان کا پہلا مضمون ۵۲ء میں شائع ہوا تھا۔ کیمسٹری کے لئے ۶۰ء کا نوبل پرائز بھی ایک امریکی پروفیسر کو دیا گیا ہے۔ یہ لوس اینجلز یونیورسٹی کے پروفیسر لبی ہیں۔ انہیں یہ انعام کاربن بلیک کے ذریعہ معدنیات کی عمر معلوم کرنے کا طریقہ دریافت کرنے پر دیا گیا ہے۔

کمبوڈیا کی امریکی امداد میں اضافہ کی درخواست

واشنگٹن ۴ نومبر۔ کمبوڈیا کے وزیر دفاع نے کہا ہے کہ ان کی حکومت نے امریکہ سے فوجی امداد میں اضافہ کی درخواست کی ہے اور حکومت امریکہ اس درخواست پر غور کرنے پر رضامند ہو گئی ہے۔ کمبوڈیا کے وزیر دفاع نے امریکی وزیر خارجہ مسٹر کرسچین ہرٹر سے ملاقات کے بعد کہا کہ ہم اپنے فوجیوں کی تعداد بڑھانا نہیں چاہتے ہمارا مقصد یہ ہے کہ کسی طرح ہماری فوج زیادہ مؤثر ثابت ہو سکے

مغربی پاکستان میں بناسپتی کی نئی فیکٹریاں

راولپنڈی ۴ نومبر۔ وزیر صنعت مسٹر ابوالقاسم خان نے کل شام یہاں کہا کہ مغربی پاکستان میں آئندہ آٹھ مہینے کے اندر بناسپتی گھی کی تین یا چار نئی فیکٹریاں قائم کی جائیں گی۔ ڈھاکہ روانہ ہونے سے قبل چک لالہ کے ہوائی اڈے پر اے پی پی کے نمائندے سے گفتگو کے دوران میں وزیر صنعت نے توقع ظاہر کی کہ مجوزہ فیکٹریوں کے قیام کے بعد بناسپتی کی پیداوار دگنی ہو جائے گی اور اس کی قیمت کم ہو سکے گی وزیر صنعت نے خواہش ظاہر کی کہ مغربی پاکستان کے لوگ بناسپتی کی بجائے سرسوں کا تیل استعمال کرتے ہیں جو کھانا پکانے کے لئے بہت موزوں ثابت ہوا ہے

جاپانی لیڈر کے قاتل نے خودکشی کر لی

ٹوکیو ۴ نومبر۔ پولیس نے اعلان کیا ہے کہ ایک طالب علم یاماگوچی نے (جس نے گذشتہ مہینے جاپان کے سوشلسٹ لیڈر مسٹر آسانوما کو قتل کیا تھا) کل رات اپنے گلے میں پھندا لگا کر خودکشی کر لی۔ یاماگوچی نے خودکشی بچوں کی عدالت کے دفتر میں کی ہے جہاں اسے حوالات سے لے جایا گیا تھا۔ اور ۱۲ اکتوبر کو مسٹر آسانوما کو قتل کرنے کے الزام میں اس کے خلاف مقدمہ چلایا جانے والا تھا

درخواستہائے دعا

۱۔ میری اہلیہ کا ۲ ؍ نومبر کو گلے کا اپریشن گنگا رام ہسپتال لاہور میں ہوا ہے احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ جلد صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ (نعیم احمد ظفر فلور ملز غلہ منڈی ربوہ)

۲۔ میری بچی عزیزہ ناصرہ بی بی چند یوم سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(محمودہ بیگم اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب دار الصدر غربی ربوہ)

فضل عمر بیڈمنٹن ٹورنامنٹ کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا

سنگل کا فائنل مقابلہ مرزا منصور احمد نے اور ڈبل کا آر۔اے۔خان اور محی الدین نے جیتا

ربوہ ۵ نومبر۔ فضل عمر بیڈمنٹن ٹورنامنٹ جو مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام ۲ نومبر کو یہاں شروع ہوا تھا تین دن تک بڑی گرمجوشی کے ساتھ جاری رہنے کے بعد کل شام فائنل مقابلوں کے فیصلہ پر کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا۔ سنگل کا فائنل مقابلہ جو سرگودھا کے مرزا منصور احمد صاحب (ابن محترم جناب مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ) اور محی الدین شاہ کے درمیان ہوا مرزا منصور احمد نے جیتا۔ اور ڈبل کے فائنل مقابلہ میں جو سرگودھا کے آر۔اے۔خان اور محی الدین کے بالمقابل ربوہ کے طاہر احمد چوہدری اور محمد اسماعیل وسیم کے درمیان تھا جیت اول الذکر ٹیم کی رہی

ان میں سے خاص طور پر مرزا منصور احمد نے بہت شاندار کھیل کا مظاہرہ کیا۔ ان کا شمار سرگودھا کے بہترین کھلاڑیوں میں ہوتا ہے۔ وہ پچھلے سال بورڈ کے زونل مقابلوں میں اول رہے تھے۔ اسی طرح محی الدین شاہ بھی اپنے زون کے صف اول کے کھلاڑی ہیں۔ ان کا کھیل بھی بہت پسند کیا گیا۔ ربوہ کے کھلاڑیوں میں سے طاہر چوہدری۔ محمد اسمٰعیل وسیم اور خلیفہ صفی الدین کا کھیل خاص شان کا حامل تھا۔ اس ٹورنامنٹ میں ۱۰ سنگل اور ۱۱ ڈبل ٹیموں نے شرکت کی جن میں ربوہ کے علاوہ سرگودھا اور چنیوٹ کی نامور ٹیمیں شامل تھیں۔ پہلے دو روز بالترتیب ... میچ کھیلے گئے اور آخری روز صرف فائنل مقابلوں کا فیصلہ ہوا۔ ٹورنامنٹ کے اختتام پر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے انعامات تقسیم فرمائے اور کھلاڑیوں کو بیش قیمت نصائح سے نوازا اور اس امر کو بڑی عمدگی سے واضح فرمایا کہ کھیلوں میں جس روح اور جذبے کے تحت شرکت کی جاتی ہے۔ اگر دنیا کی مختلف قومیں اسی جذبے اور روح سے کام لیں تو یہ دنیا امن کا گہوارہ بن سکتی ہے اور تمام بین الاقوامی مسائل خیر و خوبی کے ساتھ طے ہو سکتے ہیں۔ آخر میں آپ نے اجتماعی دعا کرائی اور ربوہ میں بیڈمنٹن کا یہ پہلا ٹورنامنٹ کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا

خروشیف کی معزولی کی افواہیں مغربی مبصرین کی طرف سے حیرت کا اظہار

ماسکو ۵ نومبر یہاں کے مغربی مبصرین نے دنیا کی ان افواہوں پر حیرت کا اظہار کیا ہے۔ کہ مسٹر نکیتا خروشیف کو معزول کر دیا گیا ہے اور سابق وزیر اعظم مسٹر جارجی مالنکوف نے ان کی جگہ عہدہ سنبھال لیا ہے۔ مبصرین نے کہا ہے کہ روس کے دارالحکومت میں حالات پرسکون اور معمول کے مطابق ہیں اور کریملن میں یا اس کے ارد گرد کسی غیر معمولی سرگرمی کے آثار نظر نہیں آتے۔

مکہ معظمہ میں صدر ایوب کی پریس کانفرنس

(بقیہ صفحہ اول)

ان سے انسان کی ساری ضروریات پوری نہیں ہو سکتیں اس دنیا اور آخرت میں نجات صرف ایسے نظریات کی مرہون منت ہو سکتی ہے جو مادی اور روحانی ترقی میں اچھا توازن قائم کر سکیں۔ آپ نے کہا ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہمارے لئے ایسا مکمل نظریہ ہمارے مذہب اسلام میں موجود ہے ہمیں صرف یہ کرنا ہے کہ سب سے پہلے اپنے دل و دماغ کو ذہنی کاہلی اور بے عملی سے پاک کریں۔ دیانت داری کے ساتھ صحیح تجسس کا جذبہ پیدا کریں اور تیزی کے ساتھ زندگی بدلنے والی دنیا کے اس ایٹمی دور میں صحیح طریقے سے اسلام کی تلقینات پر عمل کریں۔

آپ نے کہا اسی نصب العین کو سامنے رکھتے ہوئے ہم نے پاکستان میں تعلیمی نظام کی مکمل اصلاح کرنا شروع کر دی ہے کیونکہ ہماری آئندہ نسلوں کی نشو و نما ایسی تعلیم کی وساطت سے ہو جس میں مذہبی اور دنیاوی تعلیم کا امتزاج ہو۔ ایسی تعلیم سے یہ فائدہ ہو گا کہ وہ اچھے انسان اور اچھے مسلمان بن سکیں گے۔ صدر ایوب نے کہا مجھے یہ معلوم کر کے بڑی خوشی ہوئی ہے کہ شاہ سعود نے مدینہ منورہ میں اسلامی یونیورسٹی کے قیام کا فیصلہ کیا ہے آپ نے کہا اچھی جگہ کے لئے یہ نہایت اچھا فیصلہ ہے اور اس کے لئے شاہ سعود مستحق مبارکباد ہیں۔ آپ نے شاہ سعود کو یقین دلایا کہ پاکستان اس منصوبے کی تکمیل کی راہ میں ان سے ہر طرح کا تعاون کرے گا آپ نے کہا مجھے سعودی عرب کے دورے میں یہ دیکھ کر ...

انصار اللہ کے سالانہ اجتماع کی مختصر روداد

بقیہ صفحہ ۵

کر دیئے گئے :-
اول ـــــ بشیر احمد صاحب ربوہ و ان کے ساتھی
دوم ـــــ سلطان محمود صاحب کراچی " "
مشاہدہ معائنہ :-
اول ـــــ بشیر احمد صاحب کاندار ربوہ
دوم ـــــ محمد رمضان صاحب خادم ربوہ

درخواست دعا :- مکرم ملک فضل حسین صاحب کے صاحبزادے ملک محمد خورشید صاحب کا پچھلے دنوں گنگا رام ہسپتال میں پتہ کا اپریشن بفضلہ تعالیٰ کامیاب ہوا ہے احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔

بڑی مسرت ہوئی کہ شاہ سعود کی قیادت اور امیر فیصل وزیر اعظم کی تعمیری کوششوں کی وجہ سے یہ ملک ہر لحاظ سے ترقی کر رہا ہے۔
رجسٹرڈ نمبر ایل ...